یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے دن مطبع اہلحدیث امرتسر سے شائع ہوتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۵۳

THE AHL-I-HADIS. AMRITSAR.

الحمد لله

اہلحدیث

امرتسر ۹ ذی الحجہ سنہ ۱۳۲۱ الہجری مطابق ۲۶ فروری سنہ ۱۹۰۴ء جمعۃ المبارک

اغراض اخبار ھذا

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت اور اشاعت کرنا۔

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا۔

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا۔

قیمت اخبار سالانہ

گورنمنٹ عالیہ سے ... عـہ

والیان ریاست سے ... ـہ

روساء اور جاگیرداروں سے ... للعہ

عام خریداروں سے ... ـہ

قیمت بہرحال پیشگی آنی ضروری ہو

نمونہ کا پرچہ مفت

نامہ نگاروں کے مضامین اور تازہ خبریں بشرط پسند مفت درج ہوں گی۔ اشتہارات کی بابت خط و کتابت سے فیصلہ ہو سکتا ہے۔ جملہ خط و کتابت و ارسال زر بنام مالک ہونی چاہئے۔ بیرنگ ڈاک واپس۔ ہر خریدار کو نمبر چٹ لکھنا ضروری ہو۔

حج اکبر

عوام کے ذہن میں حج اکبر کی بابت کچھ غلط فہمی ہوئی ہے شاید بلکہ اس سے بھی زائد اس کا ثواب جانتے ہیں۔ اور حج اکبر ان کے خیال میں اس حج کو کہتے ہیں جسکا عرفہ جمعہ کو ہو۔ اس سال چونکہ احتمال ہو۔ کہ گذشتہ لینا میں جمعرات کو عرفہ ہو۔ کیونکہ عموماً ایک روز پہلو ہوتا ہو۔ اسلئے کہ زمین و آسمان کی گولائی کی وجہ سے مغربی ملکوں میں چاند ایک روز پہلے طلوع کرتا ہے۔ اس لئے اب کی دفعہ عوام میں حج اکبر کی بابت بہت کچھ چہ مگوئیاں ہو رہی ہیں۔ اور حاجی اور حاجیوں کے متعلقین ہو لے نہیں سماتے۔ کہ امسال ہمکو اور ہمارے حاجیوں کو بہت کچھ فائدہ ہوگا۔ مگر جب

اطلاع۔ امرتسر میں انجمن اسلامیہ کیطرف سے ڈونڈی پٹی کہ عید ہفتہ کو ہوگی۔

اس خیال کو شریعت کی سیاہی پوچکتے ہیں۔ تو افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں کی بے علمی اور دینی باتوں سے بے خبری کے کیا کیا کرشمہ ہیں۔ ایسے معمولی مسائل سے بھی بے خبر ہیں۔ اس کی کوئی اصل شرع میں نہیں ملتی۔ کہ جس حج کا عرفہ جمعہ کے روز ہو۔ وہ حج اکبر ہے قرآن مجید کی سورہ توبہ رکوع اول میں حج اکبر کا لفظ آیا ہے۔ مگر اس کے ساتھ یوم بھی ہے یعنے یَوْمَ الْحَجِّ الْاَکْبَرِ یعنے وہ دن جس میں حج کا بڑا رکن ادا کیا جاتا ہے وہ عرفہ کا دن ہے۔ جس روز امام خطبہ سناتا ہے۔ وقوف ہوتا ہے۔ خواہ وہ دن جمعہ ہو یا جمعرات۔ پیر یا منگل غرض کوئی دن ہو۔ اس کی خصوصیت ہمیشہ حج کا عرفہ حج اکبر کا دن ہے۔ اس کے متعلق شریعت نے نہیں بتلایا۔ کہ جو عرفہ جمعہ کے دن ہو۔ وہی حج اکبر ہوگا یہ عوام کی غلطی ہے۔

جلسہ اہلحدیث

اس علاقہ میں جماعت اہلحدیث قریب قریب چھ سات ہزار کے ہے اس پودے کے بچھلانے والوں کی حالت جو تاریخی طور پر ہم تک پہنچی ہیں۔ آئندہ درج کریں گا۔ مختصر یہ کہ اس باغ کے باغبان جناب حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم (سرمہ والے حاجی) ہیں۔ جنکی ادنیٰ صفت یہ ہے کہ اس ملازم پائیدار پر اسباب دنیا سے انہوں نے کوئی ترکہ نہیں چھوڑا۔ آپکے مریدوں میں ایک محمد مخدوم صاحب پیرجی مرحوم تھے۔ ان لوگوں کی ضروری سوانح عمری انشاء اللہ تعالیٰ آئندہ ارسال کروں گا۔ شیخ مرحوم نے تقریبوں کے موقعوں پر علمائے کرام و بزرگان عظام کے جلسہ وعظ کرانا شروع کیا۔ اور دیگر مسلمانوں کے مہمان نوازی کے متکفل ہوئے۔ چنانچہ جماعت اہلحدیث میں طریقہ عام ہوگیا۔ ہر شخص نے اپنی وسعت کے موافق علماء کو مدعو کر کے قوم کو فائدہ پہنچانا اپنے اوپر لازم گردانا۔ کئی مرتبہ جناب مولوی محمد سعید صاحب بنارسی و جناب مولوی محمد صاحب دہلوی تشریف لائے۔ اور مولانا محمد بشیر صاحب سہسوانی وارد حال دہلی و مولوی سلامت اللہ صاحب آگروی اور مولوی ابو رحمت حسن صاحب میرٹھی وغیرہ وغیرہ آئے ہیں۔ غرض ان جلسوں کی بدولت بہت کچھ بندگان خدا کو نفع پہنچایا۔ ان دنوں موضع اودی پور میں برمکان جناب حاجی گلزار صاحب ٹھیکیدار موضع مذکور بتقریب دعوت ولیمہ جلسہ ہوا جناب مولوی دیانت اللہ صاحب و جناب مولوی لیاقت حسین صاحب و دیگر علماء نے وعظ فرمایا۔ بالآخر جناب مولوی عبد اللہ صاحب لبکوہری نے ترغیب و ترہیب اکل حلال و صدق مقال و درستی عقائد و اعمال میں وہ تقریر زبانی۔ کہ سامعین کا کلیجہ ہل گیا۔ بعدازاں مجھ احقر نے بھی قریب ڈیڑھ گھنٹہ کی نقائص قوم و اخلاق پر سمع خراشی کی۔ بعدہ جلسہ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ **اب عملی** کارروائی ملاحظہ فرمایئے اول ایک مدرسہ کا کھولا جانا بعد رمضان بمقام تلسی پور قرار پایا۔ دوسری جماعت کے صلاح پر توجہ کی گئی۔ جناب مولوی محمد اطہر صاحب سرپرست اہلحدیث اور جناب مولوی حاجی عبد الغفار صاحب ابن حاجی عبد الجبار صاحب مرحوم ناظم مقرر ہوئے۔

تیسری جماعت میں سے چند آدمیوں نے غصب و ناجائز رقوم کے اخذ سے توبہ کیا (مثلاً وارثوں کو ترکہ نہ دینا۔ یا غیر کے جانوروں کا چمڑا بعوض نیکے بلا قیمت بغیر رضامندی کے لے لینا۔ وغیرہ) اور باقی جماعت نے اپنی خرابیوں کو دور کرنے کا وعدہ کیا۔ جو جناب مولوی محمد اطہر صاحب و جناب مولوی عبد الغفار صاحب اپنے دورہ میں بھی فرماویں گے جسکی رپورٹ آئندہ درج صحیفہ ہوا کرے گی۔

بالآخر ہم جناب شیخ گلزار صاحب کے شکر گذار ہیں۔ جنہوں نے عملی کارروائی کو بہت کر بھی دکھلایا۔ کہ قریب ۲ ہزار کے اپنے متروکہ کو حصہ شرعی تقسیم فرمایا یہ جلسہ ۳ دن تک رہا۔ اور شرکاء جلسہ کی تعداد قریب ۱۵۰۰ کے ہو

راقم:۔ ابو الیاس بلرام پور۔ گونڈہ۔ اودھ

فرق مع غلط کو پہچان کر دو

بھائی مسلمانو!

اس عرض مختصر کو ضرور دیکھنا

وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللّٰہِ وَاللّٰہُ ذُو فَضْلٍ عَظِیْمٍ

بسم اللہ الرحمن الرحیم	نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم
عرض مختصر ہے اے مومنو!	ذرا دل لگا کر کے اسکو سنو
ز اول تا آخر اسے دیکھ لیجیو	طبیعت میں انصاف بھی رکھیو
یہ فرما رہے ہیں سلف صالحین	میں اپنی طرف سے تو کہتا نہیں

جو نہو تمکو یقین ۔ تو دیکھ لو تنقیح المحققین ۔ جو حضرات حرف ضاد کو بصوت دال پڑھتے ہیں ۔ اُن کی خدمت بابرکت میں عرض ہے کہ وہ ذرا سوچیں اور غور کریں اور بنظر انصاف دیکھیں ۔ اکثر کتب فقہ و تفاسیر قرات و تجوید سے ثابت ہے کہ ض معجمہ مشتبہ الصوت بہ ظا معجمہ ہے اور ض کی آواز مشابہ آواز ظ کے ہے جیسے ث اور س چنانچہ دیکھئے ۔ مفتی عنایت احمد صاحب رسالہ البیان الجزیل للترتیل میں لکھتے ہیں کہ ایک بلائے عام اس زمانہ میں ہو گئی ہے ۔ کہ اکثر لوگ ض کو بصوت دال پڑھتے ہیں ۔ مشتبہ الصوت دال کا اُسے کر دیا ہو ۔ دال تو نہیں سو مہمہ ہے ۔ سو یہ غلط ہے ض دال سے مشتبہ الصوت نہیں بلکہ ظ سے ہے چنانچہ سب کتابوں میں ض کا ظ سے مشتبہ الصوت ہونا لکھا ہے نہ دال سے ایسا ہی مفتی صاحب رسالہ محاسن العمل میں فرماتے ہیں ۔ اور حضرت مولوی عبد الحی صاحب لکھنوی مجموعہ فتاویٰ جلد دوم میں بحوالہ تفسیر کبیر و کشاف و اتقان و بیضاوی و عزیزی و در مختار و عالمگیری و طحطاوی و احیاء العلوم وغیرہم لکھتے ہیں ض کا مشتبہ الصوت ہونا ساتھ ظ کے بلا نزاع ثابت ہے ۔ جس شخص سے مخرج ض کا نہ ادا ہو ۔ وہ ظا پڑھے ۔ اس سے اکثر کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوتی ۔ وہو اعلم بالحق والصواب اور ضاد کو مشابہ دال پڑھنے پر کوئی دلیل صرف تجوید ۔ فقہ و تفسیر سے ثابت نہیں ہوتی ہے ۔ اور قاضی خاں میں ہے ولو قرء الظالین بالظاء والدال لا تفسد صلاتہ ولو قرء الدالین تفسد ۔ کیمیائے سعادت میں ہے ۔ فرق میان ض و ظ بجا آورد ۔ اگر تواند رعایا شد ۔ علاوہ ازیں یہ کیسے صحیح اور درست ہو سکتا ہے ۔ کہ ہم قرآن مجید میں فضل کو فدل اور بعض کو بعد اور مرض کو مرد اور فرض کو فرد اور رمضان کو رمدان اور ضلال کو دلال اور عضو کو عدو اور رضی کو ردی پڑھیں مثلاً فضل اللہ یؤتیہ اور بعضہم علی بعض اور مرض فزادہم اللہ مرضا اور فمن فرض فیہن الحج ۔ اور شہر رمضان الذی اور الا فی ضلال اور واذا خلوا عضوا ۔ اور رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ ۔ مگر مغضوب اور ضالین کو اکثر دیکھا ۔ سب جگہ دال ہی پڑھتے ہیں ۔ اگرچہ سب ایک ہی قسم کے الفاظ ہیں جیسے فرض مفروض اور غضب مغضوب ۔ ضلالت ضال مضل ۔ ضالین تعجب تو حضرات مقلدین پر ہے کہ جن کتابوں کو وہ مانتے اور سند پکڑتے ہیں ۔ اُن سے ہی ثبوت پا کر اہل حدیث بھائی تو اکثر زبان کو عامل ہو گئے ۔ مگر افسوس مقلدین حنفی بھائیوں پر کہ وہ رواج کے پابند تحقیق سے کچھ سروکار نہیں ۔ وہ اکثر ض کو مشابہ دال کے ہی پڑھتے ہیں ۔ اس صریح غلطی کو نہیں چھوڑتے خیر وہ جانیں انکا کام بقول شخصے ؎

ہمارا کام سمجھانا ہے یارو اب آگے چاہو تم مانو نہ مانو

اب مضمون ہذا کو ختم کر کے اُن صاحبان کی خدمت میں جو میرے ہم خیال ہیں عرض کرتا ہوں ۔ کہ براہ مہربانی بذریعہ اخبار وغیرہ اور علیحدہ بھی اس مختصر مضمون کو چھپوا کر اس کی اشاعت میں بدل کوشش کریں ۔ اور خیال کر لیویں ۔ کہ کیسی کچھ ضرورت اس کی اشاعت کی ہے ؎

کرو اس میں کوشش کہ ہو جاوے جاری خدا اسکا دیگا تمہیں اجر بھاری

اور خدمت میں ندوۃ العلماء بھی گذارش ہے ۔ کہ وہ بھی ضرور اس طرف توجہ فرماویں ۔ اللہ تعالیٰ اجر عظیم دیگا ۔ فقط

الراقم

خاکسار محمد حنیف ۔ ڈیرہ دون ۔ دوکان متصل مسجد بانوالی ؛ -

(اہلحدیث) اہلحدیث کے کالم علمی اور مذہبی تحقیقات کیلئے وقف ہیں ۔ اس لئے مضمون مندرجہ بالا کے خلاف بھی کوئی صاحب لکھیں گے تو درج کرنے میں کوئی عذر نہ ہوگا ۔ بشرطیکہ تہذیب اور متانت سے بغیر دل آزاری کسی فریق کے ہو ۔ ہاں یہ امر بھی واضح ہے ۔ کہ یہ بحث کوئی کسی خاص مذہب اور فرقہ سے مخصوص نہیں ۔ بہت سے حنفی بھی ضاد کو مشابہ ظ کے پڑھتے ہیں ۔ بعض اہلحدیث بھی مشابہ دود کے بولتے ہیں (ایڈیٹر)

رسوم شادی مسلمین ضلع بجنور

جب وقت نسبت قرار پاتی ہے ۔ تو والدین لڑکے کے کھانا پکا کر برادری کو تقسیم کرتے ہیں اور اگر متمول آسودہ حال ہوا ۔ تو تقسیم کھانا کرتا ہے ۔ اور کھلاتا ہے ۔ اور جس لڑکے سے نسبت ہوئی ہے اُس کیلئے موسم برسات میں پکوان پکا کر بھیجتے ہیں ۔ عید وغیرہ تہوار کو مٹھائی لڑکا خود لیکر سسرال میں جاتا ہے ۔ پھر یہاں تک نوبت پہونچتے پہونچتے

ahmadimuslim.de

کو تاریخ مقرر شادی کی دس پانچ آدمی جمع ہوکر کرتے ہیں بعض قوم مسلمانوں میں جیسے راجگھڑ راجپوت ہیں وہ برہمن سے پترہ دکھوا کر تاریخ مقرر کرتے ہیں - جونسی تاریخ برہمن سن من کرکے بتلا دیگا - وہی مقرر کریں گے برہمن سے اس خیال سے دریافت تاریخ کیا کرتے ہیں - کہ جملہ عیب و ثواب جان کر بتلا دیگا - کہ کونسی تاریخ و ساعت نیک ہے جس میں خیر دی بجا لائی جاوے - اللھم احفظنا - شرک اسی کا نام ہے - خیر جس وقت تاریخ مقرر ہوگئی - بدست حجام کچھ نشانی کسی قسم سے اسکی کوئی خصوصیت نہیں - لڑکی والا بھیجتا ہے - اور تاریخ مقررہ سے اطلاع لڑکی کا ماں باپ دیتا ہے - اب حجام صاحب جو پھول پتا رتبے ہوئے دولہا کے والدین کے گھر پہنچے - جو کہ دلہن کے والدین کی جانب سے لیکر گئی تھی وہ حوالہ کیا اب حجام صاحب کی خاطر اسقدر ہوتی ہیں - کہ کسی نواب صاحب کی تواضع نہیں ہوسکتی ہے - وہ اس خیال سے کہ ہماری کسی قسم کی برائی غیب دولہن کے وارثاں سے کریگے جب حجام صاحب رخصت ہونے لگے دو روپیہ اور ایک جوڑہ لباس حسب توفیق نذر کیا جاتا ہے پھر تاریخ مقررشدہ سے ایک روز پہلے اگر دولہا کے مکان کا فاصلہ ہوا - ورنہ اسی روز بیٹی والا جوڑہ دولہا کیلئے بھیجتا ہے - جوڑہ کی تفصیل کچھ نہ پوچھو - وہ عجب طرح سے ہوتی ہے ایک انگرکھا ایک کرتا ایک دوپٹہ تنبہ سرخ کا عموماً اور جوڑہ جوتا تمامی اسکے ساتھ کا مدار ضرور ہوتا ہے - جیسی توفیق دلہن کی وارثاں کی ہوئی کوئی ٹوپیا کوئی گٹھا دیتا ہے - بعض تو بالکل انگرکھا وغیرہ سرخ لباس بھیجتے ہیں - اور بعض سفید لباس پر رنگ سرخ چھڑک دیتے ہیں - وہ بھیجتے ہیں یہ سرخ رنگ چھڑکنے اور لباس کے سرخ بھیجنے سے یہ مراد ہوتی ہے - کہ شادی خوشی کا لباس ہے - اور اگر سفید لباس کو بالکل غمزدہ لباس سمجھتے ہیں بلکہ منحوس جانتے ہیں - اب ذرا غور سے ملاحظہ فرمائیو - جس روز برات روانہ ہوگی - دولہا کے وارثان برادری کو کھانا حسب حیثیت توفیق دیگا - خواہ مقروض ہوجاوے - اس کا برادری بھی خیال نہ کریگی دولہا کے وارثاں خیال کریں گے ایسا ہی دولہن کے وارثان برادری کو ایک وقت کھانا قبل برات آنے سے دیگا اور جس وقت برات آویگی سپنجانا ضرور کھانا وارثان دلہن دیں گے کچھ لحاظ اپنی آبروریزی کا نہیں ہوگا - رہ گیا - یہ کہیں قرض روپیہ لیتا ہوں بعد کو گھر بار وغیرہ نیلام

ہوتا پھرے گا - مگر بیچارے وہ کیا کریں - برادری والا جبراً کھانا بموجب رسم پرانی کے لیتے ہیں - اگر کھانا ان کو نہ ملے تو کوئی برادری کا آدمی شریک نہ ہوگا اور طعن ازحد ہوگا - اور کھانا ولیمہ کو تو کوئی جانتا بھی نہیں - کہ کس کا نام ہے - واہ ری مسلمانی جو کام ہو بدعت ہو - ہاں صاحب! بھولا ایک بات یہ رہ گئی - کہ جس وقت برات روانہ ہونیکو ہوتی ہے - تو دولہا کو نہلاتے ہیں اور وہ جوڑہ جو وارثان دلہن نے بھیجا تھا دولہا کو پہناتے ہیں - پھر چارپائی پر بٹھا کر اسکو خوشبو کی چیزیں ملتے ہیں اور حجام اس کے پاس بیٹھتا ہے اس وقت حجام کو ایک روپیہ کوئی ۸ کوئی ۴ دیتا ہے اور حجام صاحب خوب جھگڑتے ہیں غرضکہ دس پانچ روپیہ اینٹھ لئے - اب پھوپھی یا پھوپھی زادی یا ہمشیرہ حقیقی ہو یا اور کوئی مگر عورت ہو - جو پھولوں کا مالن بالاسی گوندھ لاتی ہے جس کو سہرا کہتے ہیں - اس کے عمامہ پر دولہا کی پیشانی کے سامنے باندھتے ہیں اور سب رشتہ دار عورتیں اور غیر بھی گیت گاتی ہیں بہت بڑا خوشی کا عالم ہوتا ہے - اور آدمی بھی وہاں اس وقت جمع ہوگئے ہیں (واہ ری پردہ) بے پردہ ہو - تو ایسا ہو - اب جس وقت برات مکان سے چلی تو دولہا صاحب کو گھوڑا پر چڑھا دیں گے اگر اپنا ہوا - تو خیر - ورنہ مانگی مانگیں گے - کرایہ کو لادیں گے - مگر گھوڑی پر دولہا کو لیجانا عین فرض سمجھتے ہیں نوشہ صاحب گھوڑی پر چڑھ کر خراماں خراماں چلے - آگے نوشہ کے باجہ ضرور ہوگا - اگر آسودہ ہوا - تو انگریزی باجہ بھی ہے - اور گشت میں طوائف بھی ہوگی عجب رنگین وقت ہوگا - انار آتشبازی چھوٹتی جاوے گی - آتشبازی باجہ خواہ غریب ہو خواہ امیر سب کے یہاں ہوگا - ڈھپ کے باجہ کو سنت نبوی جانتے ہیں - باقی باجے کو مکروہ خفیفہ - اور سنئے نوشہ کے کنگن بھی باندھا جاتا ہے - کنگن کیا شئے ہے؟ وہ یہ ایک آہنی کیل خورد ایک چھالیا جس میں روزن کرتے ہیں ایک پوٹلی کپڑے کی کافور وغیرہ ہوتی ہے ایک دھاگے میں سب کو باندھ کر نوشہ کی داہنی ہاتھ کی کلائی میں باندھتے ہیں - اس کا کیا اثر سمجھے ہوئے ہیں - کہ نوشہ کپڑا بدلتا ہے خوشبو ملتا ہے - ہاتھ پاؤں کو مہندی لگی ہوئی ہوتی ہے اس کے باندھنے سے کسی کی نذر نہ لگیگی - کیا خوب! اب دلہن کے لباس کی

کیفیت سنئے۔ وہ دولہا کیہ عالیشان بنا کر لیجاتے وہ جولا بھی عجیب رنگا رنگ کا ہوتا ہے۔ گزی باریک اریا امر گز والی خرید کر کے اسکو سبز یا سرخ رنگتے ہیں اور اس کا کرتا جیسا افغانی پہنتے ہیں۔ اور ڈھیلے پائچوں کا پاجامہ سلا ہوا ہوتا ہے۔ اور اسی گزی کا اوڑھنا اور باریک گزی ایسی ہوتی ہے کہ دولہا صاحب کو اگر سارا جسم کوئی دیکھنا چاہے۔ تو دیکھ سکتا ہے وہ پہنایا جاتا ہے (باقی آئندہ)

فیاض الدین (از دہلی)

استفسارات

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ جو رسم ہے کہ شادیوں میں تین تین چار چار دعوتیں کرتی ہیں۔ اور مردے کیلئے کھانا پکا کر برادری کو کھلاتے ہیں۔ اس کا نام کھٹ بولتے ہیں یہ فعل درست ہے یا نہیں۔ اور ایسے کھٹ کا کھانا درست ہے یا نہیں عام دختر کی شادی میں براتیوں اور عام قرابتیوں و دوستوں شہروالوں کی دعوت دختر والی کی طرف سے کیسی ہے اور خصوصاً اگر دختر والا نیک نیت متبع سنت ہو۔ اور اس دعوت میں نیت ثواب رکھتا ہو نہ فخر و رسم شوم قرض عصہ روپیہ ریشتہ روپیہ کو عوض یہ ناشرعاً جائز ہے یا نہیں۔ اخبار میں جواب دیں۔ علی محمد سوہل

جواب (۱) شادی کے بعد ولیمہ کی دعوت سنت ہے ایک روز کرے یا دو روز۔ اس سے زائد نہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سمعہ (ریا) فرمایا ہے۔ نیت کے بعد بہ نیت ثواب آسانی سائلین کو کھانا کھلانا جائز ہے۔ مگر برادری کی دعوت رسم قبیح ہے۔ خدا رحم کرے۔ اس بننے پر جو اس رسم کو مسلمانوں سے مٹایا ہے کرنے کی کوشش کرے اس قسم کا کھانا گناہ کی اعانت ہو پس نہ چاہیے۔

(۲) دختر والے پر کوئی دعوت نہیں۔ اگر وہ اپنی مرضی سے کرے تو کوئی حرج نہیں مگر چونکہ فی زمانہ لڑکی والے پر ایک فرض قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اس رسم کے ہٹانے کی کوشش کرنی چاہیے۔

عسے پچاس کا قرض عوض سے پڑ لینا چاہئے۔

سوال (۱) جب حدیث کے یہ معنے ہیں کہ کل مومن آپس میں بھائی ہیں۔ کیا اس کے مطابق والدین کو بھائی اور بہن اور بیٹے اور بیٹی کو بھی بھائی بہن کہہ سکتے ہیں اور لکھ سکتے ہیں یا نہیں

(۲) نماز میں سورت مقدم کو مؤخر کرنے سے سجدہ سہو جائز ہوگا یا نہیں

(۳) جو شخص اسلام کا مدعی ہو کر جملہ احکامات اسلام سے بے خبر ہو اور نماز بھی نہ پڑھتا ہو۔ اس کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا کھانا جائز ہے یا نہیں

جواب قرآن اور حدیث سے عنایت ہو۔ راقم ایک خریدار عدد ۱۱۲

جواب (۱) دینی اخوت اور نسبی اخوت میں فرق ہے ماں باپ بیٹا بیٹی۔ بیوی خاوند دینی اخوت کے لحاظ سے بیشک بھائی بہن ہیں۔

اسی لحاظ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی بیوی کو بہن کہا تھا

(۲) سورت مقدم کو مؤخر اور مؤخر کو مقدم کرنا سہو میں داخل نہیں۔ صحیح بخاری میں حدیث ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایکدفعہ سورتیں آگے کی پیچھے اور پیچھے آگے پڑھ دی تھیں

(۳) ایسے شخص کے ہاتھ کا ذبح ہوا کھانا جائز ہے کیونکہ ذبح تو عیسائیوں اور یہودیوں کا بھی جائز ہے۔ قرآن مجید میں ہے۔

وَطَعَامُ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حِلٌّ لَكُمْ (پ ۶ رکوع ۱)

سوال۔ مخنث (ہیجڑے) کی کمائی جو وہ ناچ کر یا کچھ قسم کام کر کے حاصل کرے حلال ہے یا حرام۔ ایسی کمائی کی دعوت کا کھانا جائز ہے یا منع۔ راقم مہرالدین امرتسر

جواب۔ ناچ کا فعل چونکہ حرام ہے اسلئے یہ کمائی بھی حرام ہے ایسی کمائی سے حاصل کردہ مال کی دعوت جائز نہیں۔

سوال کیا فرماتے ہیں علماء دین و شرع متین اس مسئلے کے بابت میں (۱) عشاء کے فرضوں سے پہلے جو چار سنتیں بعض پڑھتے ہیں اور یہ بھی کہتے ہیں کہ جس نے چار سنت پہلے فرضوں کے عشاء کے پڑھی اور تہجد نہ پڑھی تو بجائے تہجد کے سنتیں ہو جاتی ہیں قرآن حدیث سے کچھ ان کا ثبوت ہے یا نہیں؟

(راقم جان محمد از جگراوان)

ahmadimuslim.de

عشا سے پہلے چار رکعتیں نوافل ہیں مگر اتنی فضیلت کہ وہ تہجد کی نماز کو قایمقام ہوسکتی ہیں۔ کسی حدیث میں نظر سے نہیں گذرے۔ ہاں ذہیر کا ارشاد نبوی الیا ہو۔ البتہ بعد وتر کے دو رکعت نوافل کیلئے حضور نے فرمایا ہے کہ رات کو آدمی نہ اٹھ سکے۔ تو قایمقام ہوجاتی ہیں۔ واللعلم عند اللہ

ریویو

اسلام کی خوبیاں:۔ اس نام کا چھوٹا سا رسالہ ۲۴۶ صفحہ کا (۱۸×۲۲) سایز پر ہمارے پاس پہونچا ہے۔ مگر چھوٹا سا رسالہ کیا ہے بچوں کیلئے تو دریا کوزہ میں بند۔ اعتقادی مسائل ایمان توحید وغیرہ اسلام کے سچے خادم نواب صدر الدین حسین خان صاحب رئیس ٹرودہ نے تصنیف کرکے اپنی لاگت سے چھپوا کر مفت تقسیم کیا ہے عالی حوصلہ مصنف کا خیال ہے۔ کہ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے رسالوں کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھیں گے خداوند تعالے ایسے باحمیت مسلمان رؤسا کو اور حمیت دینی عطا کرے۔ دفتر اہلحدیث میں کئی ایک نسخے آئے تھے سب تقسیم کئے گئے شائقین مصنف ممدوح سے بہ پتہ مذکور طلب کرسکتے ہیں +

نور الہدے۔ اس نام کی ایک کتاب جموں (ریاست کشمیر) سے آئی ہے۔ جس میں اس کے مصنف مولوی شیخ چراغ الدین صاحب ہیں۔ مصنف نے اسلامی عقائد لکھے ہیں زیادہ تر توجہ عیسائیوں کی جانب ہے بائیبل (توراۃ۔ انجیل وغیرہ) سے اسلام کا ثبوت دیا گیا۔ گو یہ مضمون تو نیا ہے مگر ہاں اس میں شک نہیں۔ کہ اس سلسلہ کے قایم رہنے کی ہی آجکل حاجت ہے۔ مصنف کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے مضامین کا ایک سلسلہ جاری رہے اسی لئے اس کام کو ایک انجمن کی زیر نگرانی کیا گیا ہے۔ جسکا نام تائید الاسلام جموں ہے قیمت کتاب کی ۴ر ہے۔ لکھائی چھپائی عمدہ ہے مگر جو صاحب انجمن کو ۴ر ماہوار چندہ دینگے ان کو اس سلسلہ کی ہر ایک کتاب مفت ملا کرے گی۔ خط و کتابت بنام مصنف مقام جموں محلہ جوگی گلہ یا بنام شیخ عبد الرسول سکرٹری انجمن مذکور مقام و محلہ مذکور کی ہو +

ضربت عیسوی یا ابطال مرزا۔ یہ کتاب عیسائیوں کیطرف سے مرزا قادیانی کی رد میں شایع ہوئی۔ گو خطاب تو اس میں مرزا مذکور سے ہے مگر مسائل ایسے ہیں۔ کہ تمام مسلمانوں کے خلاف ہیں زیادہ زور حضرات انبیاء علیہم السلام کی عدم عصمت اور حضرت مسیح علیہ السلام کی عصمت پر دیا گیا ہے ایک دو مضمون میں خاص مرزا کو بھی آڑے ہاتھوں لیا ہے مثلاً مرہم رسل یا مرہم عیسے جو (بقول مرزا) حضرت عیسےؑ کے زخموں کے لئے حواریوں نے بنائی تھی اس کا ابطال جو اہلحدیث میں بھی نکل چکا ہے یا حضرت مسیح کی کشمیر میں قبر ہونیکا جواب جو رسالہ عقاید مرزا میں مفصل مذکور ہے مضمون تو پرانے ہیں جنکے جواب اہل اسلام کی طرف سے جو اسلام سے متعلق ہیں کافی و وافی دیے گئے ہیں اگر کچھ ہے تو مرزا کی ذاتیات کا جواب ہے۔ جو خود مرزا پر فرض ہے۔ ہاں اس کتاب سے مرزا کی ایک بات کی کھلی تکذیب ہوتی ہے جو وہ کہا کرتے ہیں کہ میں سوروں کے قتل کرنے کو آیا ہوں۔ اور سوروں سے مراد عیسائیوں کو بتلایا کرتے ہیں۔ اور فرمایا کرتے ہیں کہ میری دم تحریر سے تمام سؤر (عیسائی) قتل ہو چکے ہیں مگر اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ابھی تک ان کی آواز آرہی ہے۔ شاید آخری سانس ہو۔ قیمت ۵ر ہے

پتہ رلیجس بک سوسائٹی لاہور۔ انارکلی۔

ضروری اطلاع:۔ بارہا عرض کیا گیا۔ کہ جس صاحب کو پرچہ نہ پہونچا کرے ہفتہ کے اندر اندر اطلاع دیا کریں اور اپنی چٹ کا نمبر بھی لکھیں تاہم بعض صاحب کئی کئی دفعہ بلکہ ہفتوں بعد اطلاع کرتے ہیں۔ اکثر نام کا نمبر نہیں بتلاتے بعض کو نمبر کا شبہ رہتا ہے اس لئے گذارش ہے کہ نمبر چٹ وہ ہے جو ان کے نام کیساتھ پتہ شروع میں لکھا ہوتا ہے جہاں نجابت کا لفظ ہو اسکے ساتھ جو نمبر ہو وہ لکھا کریں بڑی مہربانی ہوگی۔ (مینیجر)

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

ناظرین اہلحدیث کو عید مبارک

اخبار وطن لاہور کے لائق اڈیٹر نے جنگ روس وجاپان کی خبروں کے لئے ضمیمہ روزانہ اردو شائع کیا ہے - قیمت ضمیمہ پر درج نہیں +

افسوس مہینہ کامل گذر گیا - اس تمام مہینے میں مرزا قادیانی کا کوئی تازہ الہام سننے میں نہیں آیا -

زیادہ افسوس یہ کہ موضع قادر آباد ضلع امرتسر میں ایک مرزائی خاندان تمام کا تمام طاعون سے راہی الملک بقا ہوا - وکیل امرتسر الحکم قادیاں سے دریافت کرتا ہے کہ اس کی اصل وجہ بتلاؤ - ہمارے خیال میں وجہ صاف ہے - دل سے مرزا صاحب کے حق میں بے ایمان ہوں گے - اس سے زیادہ معقول وجہ کیا ہو سکتی ہے +

منچوریا ریلوے توڑ دی گئی ہے پل کو بارود سے اڑا دیا گیا ہے - اس میں تیس روسی ہلاک ہوئے -

ٹائمز کا نامہ نگار پیکنگ سے خبر دیتا ہے کہ روسی فوج کا جو انتظام منچوریا میں کیا گیا ہے وہ مبالغہ ہے +

یہ معلوم ہوا ہے - کہ جاپانی جہازوں نے تین روسی سامان رسد کے جہاز پکڑ لئے ہیں اور دو ہزار سپاہی قید کر لئے ہیں -

جاپان نے سائول پر قبضہ کر لیا ہے -

سینٹ پیٹرز برگ کی سرکاری خبر سے معلوم ہوا ہے - کہ پورٹ آرتھر میں چھ جاپانی جنگی جہازوں کو صدمہ پہنچا ہے -

جاپان کی طرف سے خبر ملی ہے - کہ چار روسی جہازوں نے دو جاپانی سوداگری کے جہازوں پر گولہ باری کی - ایک تو غرق ہو گیا - مگر دوسرا بچ گیا -

جاپانی بیڑا جس میں پندرہ جہاز تھے روسی بیڑے پر حملہ آور ہوا - پالاڈا نام روسی جنگی جہاز غرق ہو گیا - اور تین جہازوں کو صدمہ سخت پہنچا - جاپانی فوج ساحل کوریا پر اتری - یہاں بھی دو روسی جہاز چھین لئے ہیں +

منگل کے روز جاپانی بیڑے نے ایک اور جنگ کی چھ جاپانی جنگی جہاز تھے - روسی جہازوں نے حملہ کیا ساحل قلعوں سے بھی گولہ باری ہوئی - جاپان بچ نکلا ہے -

جنوبی اور غربی کوریا پر جاپانی فوجیں قابض ہو چکی ہیں -

پورٹ آرتھر سے ایک سرکاری خبر کے ذریعہ معلوم ہوا کہ جنگ کے بعد وہاں ۱۰۰۰ جاپانی اتر آئے ہیں

لنڈن میں بھاری سیلاب کے آنے کی خبر شائع ہوئی ہے +

میرٹھ میں ایک تین سال کے لڑکے کی شادی سادہ طور پر ہوئی جس کی وجہ سے ان کی بہت کچھ بچت ہو گئی - بابو نیاز احمد صاحب رئیس میرٹھ و ممبر میونسپل کی کوشش سے یہ اصلاح عمل میں آئی جزاہ اللہ +

ایک آرمی آرڈر میں شاہ معظم نے لارڈ رابرٹس کی قیمتی خدمات کا شکریہ ادا کیا ہے - اور تمام جوانان افواج برطانیہ کو ان کی نظیر سے مفید سبق حاصل کرنے کی نصیحت فرمائی ہے -

برٹش بجٹ کی تار خبروں میں ذکر ہے کہ انگلستان میں نئے ٹیکس لگانے کی ضرورت پڑیگی

باکو میں آرمنی لوگ روسی فتح کی دعا مانگتے تھے - بیچ میں ایک گولا آ پڑا مجمع منتشر ہوا - کئی آدمی مجروح - سو مر گئے (خدا کی شان)

مدینہ منورہ کے متصل مفسدوں نے بیگم بھوپال کی ارمل پر گولیاں چلائیں (کچھ نذرانہ لیکر رہیں گے)

بریلی سے نامہ نگار وکیل لکھتا ہے کہ وہاں پچھلے ہفتہ دو شخص مسلمان ہوئے ایک ان میں سے ہر ایک مذہب کی تحقیق سے سیر ہو چکے ہیں آپ حافظ بھی ہیں اسلامی نام عبداللہ رکھا گیا - الحمد للہ

لاہور کے کسیرا بازار میں ایک کسیرے کی دکان میں رات کو وقت چھت اوپر سے پھاڑ کر کوئی چور دکان کے اندر گھس گیا دوکاندار اس روز غلطی سے چاندی کے برتن چھوڑ گیا تھا - اور ۱۰۰۰۰ روپیہ ایک جگہ اور ۴۰۰ روپیہ ایک اور جگہ بھی وہیں رکھا ہوا تھا - سو روپے اسکے ہاتھ آگئے وہی لیکر چلا یا ۴۰۰ روپیہ اور چاندی کے برتن وغیرہ اسی طرح رکھے ہوئے ملے سوائے سو روپیہ کے

روس اور جاپان کا مقابلہ

سلطنت جاپان کا وجود ۱۸۶۸ء سے ہے۔ اس لئے کہ یہی سنہ ہے جس میں حاکم موجودہ نے شوگن یعنی سپہ سالار فوجی دور میں یعنی امراء بزرگ دولت کی طاقت کا استیصال کر دیا اور جدید جاپان کی بنا ڈالی۔ یہ سلطنت شامل ہے تین عظیم الشان جزائر پر۔ جن کے نام ہان شیو۔ کن شیو۔ شیکوکو سایزو اور فارموسہ ہیں اور علاوہ ان کے صدہا چھوٹے چھوٹے جزائر بھی اس میں داخل ہیں۔ باعظمت اقوام تجارت پیشہ کی فہرست میں جاپان نے بسرعت تمام شرکت کر لی ہے۔

رقبہ

جاپان	۱۶۲۰۰۰ مربع میل
روس	۹۰۰۰۰۰۰ مربع میل

منچوریا ۳۶۳۰۰۰

آبادی

جاپان	۴۷۰۰۰۰۰۰
روس	۱۴۴۰۰۰۰۰۰

منچوریا ۸۵۰۰۰۰۰

پڑتہ آبادی فی میل

جاپان	۲۹۰ پر فی مربع میل
روس	۱۶ پر فی مربع میل

قرضہ قومی

جاپان	۵ کروڑ ۵۲ لاکھ پونڈ
روس	۷۰ کروڑ پونڈ

مصارف فوج بحری

جاپان	۲۸۸۵۰۰۰ پونڈ
روس	۱۰۸۴۶۰۰۰ پونڈ

مداخل

جاپان	۲ کروڑ ۸۸ لاکھ ۳۰ ہزار پونڈ
روس	۲۰ کروڑ ۸۰ لاکھ پونڈ

تعداد فوج بری

جاپان	۲۳۰۰۰۰
روس	۳۳۵۰۰۰۰

مخارج

جاپان	۲۸۶۷۰۰۰۰ پونڈ
روس	۲۰۹۰۰۰۰۰۰ پونڈ

تعداد فوج بحری

جاپان	۳۹۵۰۰
روس	۶۵۸۰۰

جملہ درآمد مال

جاپان	۲۶۷۵۰۰۰۰ پونڈ
روس	۵۶۰۰۰۰۰۰ پونڈ

تعداد توپ بری

جاپان	۲۶۰۰
روس	۳۵۰۰

جملہ برآمد مال

جاپان	۲۶۲۵۰۰۰۰ پونڈ
روس	۸۶۵۰۰۰۰۰ پونڈ

تعداد توپ بحری

جاپان	۱۲۰۰
روس	۲۶۲۰

تجارت از دولت متحدہ انگلنڈ

جاپان	۱ کروڑ پونڈ
روس	۳ کروڑ ۹۰ لاکھ پونڈ

وزن جہازات جنگی

جاپان	۲۴۵۰۰۰ ٹن
روس	۳۷۱۰۰۰ ٹن

وزن جہازات تجارتی

جاپان	۶۶۰۰۰۰ ٹن
روس	۶۳۴۰۰۰ ٹن

طاقت اسپی جہازات جنگی

در مشرق اقصیٰ ۱۹۰۰۰۰ ٹن

جاپان	۵۰۰۰۰۰
روس	۴۸۸۰۰۰

مصارف فوج بحری

جاپان	۳۷۰۰۰۰۰ پونڈ
روس	۳۵۰۰۰۰۰۰ پونڈ

چین سے جنگ ہونے سے پہلے فوج جاپان کے چھ ڈویژن تھے اور جمعیت امن میں فوج کی تعداد ستر ہزار تھی اور جمعیت زمانہ جنگ میں ۲۶۸۰۰۰ اور جنگ کے بعد فوج میں انتظام کیا گیا اور بجائے چھ کے بارہ ڈویژن قرار دیئے گئے اور ۱۹۰۶ء تک ۳۰۰۰۰۰ کی فوج ہو جائیگی سترہ سے چالیس سال کی عمر تک کے رعایا جاپان پر لازم کر دیا گیا ہے کہ وہ فوج میں داخل ہوں اور مدت ملازمت تین سال قرار دی گئی ہے۔ (جریدہ روزگار)

حسب الارشاد مولانا ابوالوفا ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہل حدیث امرتسر میں چھپکر شائع ہوا۔